از عدالتِ عظمیٰ

یونین آف انڈیا و دیگران

بنام

کے وی وجیش

تاریخ فیصلہ: 27 فروری، 1996

[اے۔ایم۔احمدی، چیف جسٹس، ایم۔کے۔مکھرجی اور کے وینکٹاسوامی، جسٹس صاحبان]

قانونِ ملازمت:

منتخب فہرست۔پینل میں امیدوار۔تقرری کا ناقابل تنسیخ حق حاصل نہیں ہوتا۔جب تک کہ قاعدہ فراہم کرتا ہے کہ ریاست تمام خالی آسامیوں کو پر کرنے کا کوئی قانونی فرض نہیں ہے — لیکن ریاست کو مخلصانہ طور پر کام کرنا چاہیے۔

ریلوے۔ڈیزل اسسٹنٹ۔کی بھرتی۔تحریری امتحان۔زبانی امتحان۔پینل۔پینل میں موجود امیدوار کو تقرری نہیں دی گئی — تقرری کے لیے ٹریبونل کے سامنے درخواست۔ٹریبونل کی طرف سے کسی بھی موجودہ یا اگلی دستیاب خالی جگہ پر تقرری پر غور کرنے کی ہدایت۔جائز نہیں ٹھہرایا گیا۔حقائق پر قرار پایا کہ تقرریاں امیدواروں کی تقابلی قابلیت کے مطابق کی گئیں۔ مدعا

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

علیہ کا دعویٰ، جو قابلیت فہرست میں سب سے نچلے درجے پر تھا، خارج کرنا من مانی قرار نہیں پایا۔

شنکر اسن ڈیش بنام یونین آف انڈیا، اے آئی آر (1991) ایس سی 1612، پر انحصار کیا۔

پریم پرکاش بنام یونین آف انڈیا، اے آئی آر (1984) ایس سی 1831 نے وضاحت کی اور ممتاز کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4032، سال 1996۔

اواے نمبر 1466، سال 1993 میں کیرالہ کے ایرناکولم میں سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے مورخہ 24.11.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے آر وینو گوپال ریڈی، اے ڈی این راؤ اور اے کے شرما۔

جواب دہندہ کے لیے ٹی ٹی کنھیکنن۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

خصوصی اجازت دی گئی۔

فریقین کے فاضل وکلاء کو سنا گیا۔

اپنے ملازمت نوٹس نمبر 1/90 کے ذریعے ریلوے بھرتی بورڈ نے جنوبی ریلوے کے پال گھاٹ اور تریوبندرم ڈویژنوں میں ڈیزل اسسٹنٹ کی 308 آسامیوں کے لیے درخواستیں طلب کیں۔ دیگر ان کے علاوہ مدعا علیہ نے مذکورہ بالا عہدے کے لیے درخواست دی، اور اس مقصد کے لیے منعقدہ تحریری امتحان اور زبانی امتحان میں اس کی کامیابی پر، بورڈ نے 25 مارچ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

1991 کے نوٹیفکیشن نمبر 4/91 کے تحت شائع کردہ منتخب فہرست میں اس کا نام شامل کیا اور اسے جنوبی ریلوے انتظامیہ کو بھیج کر اس سے تقرریوں کی سفارش کی۔ چونکہ پینل میں اس طرح کی شمولیت کے باوجود انہیں کوئی تقرری نہیں دی جا رہی تھی، اس لیے انہوں نے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، ایرناکولم کے سامنے ایک درخواست دائر کی، جس میں دیگر باتوں کے ساتھ یہ دعوی کیا گیا کہ اگرچہ منتخب فہرست میں ان کا درجہ 172 تھا لیکن انہیں تقرری نہیں دی گئی تھی لیکن عہدے میں نچلے درجے کے افراد کو مقرر کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق، انہوں نے پینل میں اپنے عہدے کے مطابق ڈیزل اسسٹنٹ کے طور پر اپنی تقرری کے لیے ضروری ہدایات کے لیے دعا کی۔

درخواست کے مقابلے میں اپیل کنندہ-ریلوے نے دعوی کیا کہ 25 مارچ 1991 کے نوٹیفکیشن کے جاری ہونے کے بعد ریلوے نے ایک پالیسی فیصلہ لیا تھا کہ ڈیزل اسسٹنٹ عملے کی ضرورت کو کم کرنا پڑا کیونکہ بھاپ کے اضافی عملے کو قریب ہی جذب کرنا پڑا تھا۔ اس کے نتیجے میں منتخب فہرست میں سب سے نیچے 25 افراد کو ملازمت کے لیے تجویز کردہ فہرست سے نکالنا پڑا۔ ریلوے نے مزید مؤقف اختیار کیا کہ قابلیت کے مطابق منتخب فہرست تیار نہیں کی گئی تھی اور مدعا علیہ کا یہ دعویٰ کہ فہرست میں اس کا درجہ 172 تھا، غلط ہے۔ درحقیقت، ریلوے کے مطابق، مدعا علیہ فہرست میں سب سے نیچے تھا اور اس کے نتیجے میں اس کا نام، دیگر ان کے علاوہ، خالی آسامیوں کی تعداد میں کمی پر واپس لینا پڑا۔

ریلوے کی اس دلیل کو قبول کرتے ہوئے کہ منتخب فہرست قابلیت کے لحاظ سے تیار نہیں کی گئی تھی اور ضرورت کے مطابق یا پالیسی کے مطابق خالی آسامیوں کی تعداد کو ایڈجسٹ کرنے کے ان کے حق کو تسلیم کرتے ہوئے ٹریبونل نے مشاہدہ کیا کہ جن لوگوں کو کامیاب قرار دیا گیا تھا انہیں کچھ تحفظ دیا جانا چاہیے۔ ٹریبونل نے مزید مشاہدہ کیا کہ ریلوے سے کم از کم یہ توقع کی جاتی تھی کہ ایسے امیدوار جو کامیاب ہوئے لیکن خالی آسامیوں کی تعداد میں کمی کے نتیجے میں

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

انہیں جگہ نہیں دی جا سکی، انہیں بعد میں خالی آسامیاں پیدا ہونے پر ملازمت دی جا سکتی ہے۔ مذکورہ بالا مشاہدات کرتے ہوئے ٹریبونل نے پریم پرکاش بنام یونین آف انڈیا، اے آئی آر 1984 ایس سی 1831 میں اس عدالت کے فیصلے سے درج ذیل اقتباس کا حوالہ دیا اور اس پر انحصار کیا:

> " ایک بار جب کسی شخص کو منتخب امیدواروں کی قابلیت فہرست کے مطابق کامیاب قرار دیا جاتا ہے جو کہ خالی آسامیوں کی اعلان کردہ تعداد پر مبنی ہوتا ہے تو تقرری کرنے والے اتھارٹی کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اسے مقرر کرے چاہے خالی آسامیوں کی تعداد منتخب امیدواروں کی فہرست میں اس کا نام شامل ہونے کے بعد بھی تبدیل ہو جائے۔

مذکورہ بالا مشاہدات کے ساتھ ٹریبونل نے جنوبی ریلوے کو ہدایت کی کہ وہ مدعا علیہ کو کسی بھی موجودہ یا اگلی دستیاب خالی جگہ پر ڈیزل اسسٹنٹ کے طور پر تقرری کے لیے اس بنیاد پر غور کرے کہ اس کے نام کی سفارش ریلوے بھرتی بورڈ نے تقرری کے لیے کی تھی۔ ٹریبونل کے مذکورہ حکم کو ریلوے کے کہنے پر موجودہ اپیل میں چیلنج کیا گیا ہے۔

فوری کیس کے حقائق کے تناظر میں اس اپیل میں جو واحد سوال طے ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا کوئی امیدوار جس کا نام مسابقتی امتحان کی بنیاد پر منتخب فہرست میں آتا ہے وہ موجودہ یا مستقبل کی خالی جگہ پر سرکاری ملازمت میں تقرری کا حق حاصل کرتا ہے۔ مندرجہ بالا سوال کا جواب اس عدالت کی آئینی بنچ نے شنکراسن ڈیش بنام یونین آف انڈیا، اے آئی آر (1991) ایس سی 1612 = [1991] 3 ایس سی سی 47 میں درج ذیل الفاظ کے ساتھ دیا ہے:-

> " یہ کہنا درست نہیں ہے کہ اگر تقرری کے لیے متعدد آسامیوں کو مطلع کیا جاتا ہے اور امیدواروں کی کافی تعداد مناسب پائی جاتی ہے تو کامیاب امیدواروں کو

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

تقرری کا نا قابل عمل حق حاصل ہو تا ہے جس سے قانونی طور پر انکار نہیں کیا جا سکتا۔ عام طور پر نوٹیفکیشن صرف اہل امیدواروں کو بھرتی کے لیے درخواست دینے کی دعوت دیتا ہے اور ان کے انتخاب پر وہ اس عہدے کا کوئی حق حاصل نہیں کرتے۔ جب تک کہ متعلقہ بھرتی کے قواعد اس کی نشاندہی نہ کریں، ریاست تمام یا کسی بھی خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے کسی قانونی فرض کے تحت نہیں ہے۔ تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ریاست کے پاس من مانی طریقے سے کام کرنے کا لائسنس ہے۔ خالی آسامیوں کو نہ پر کرنے کا فیصلہ مناسب وجوہات کی بنا پر مخلصانہ طور پر لیا جانا چاہیے۔ اور اگر خالی آسامیاں یا ان میں سے کوئی بھی پر کی جاتی ہے، تو ریاست امیدواروں کی تقابلی قابلیت کا احترام کرنے کی پابند ہے، جیسا کہ بھرتی امتحان میں ظاہر ہو تا ہے، اور کسی بھی امتیازی سلوک کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔"

(زیر تاکید)

اس عدالت کے مذکورہ بالا فیصلے کے پیش نظر مدعاعلیہ کو صرف اس بنیاد پر ضم کرنے کی ہدایت کرنے والے ٹریبونل کے حکم کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا کہ اس کا نام منتخب فہرست میں شامل کیا گیا تھا۔ پریم پرکاش کے معاملے (اوپر) میں اس عدالت کے فیصلے پر ٹریبونل کا انحصار، خاص طور پر، مذکورہ بالا حوالہ مکمل طور پر غلط تھا، اس معاملے میں، بھرتی سے متعلق نوٹیفکیشن خاص طور پر یہ فراہم کرتا ہے کہ ایک بار جب کسی شخص کو منتخب امیدواروں کی قابلیت فہرست کے مطابق کامیاب قرار دیا جاتا ہے تو تقرری کرنے والے اتھارٹی کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اسے مقرر کرے چاہے منتخب امیدواروں کی فہرست میں اس کا نام شامل ہونے کے بعد خالی آسامیوں کی تعداد میں تبدیلی آئی ہو۔ مزید یہ بھی فراہم کیا گیا کہ جہاں منتخب امیدوار تقرری کے منتظر ہوں، وہاں یا تو بھرتی کو اس وقت تک مؤخر کر دیا جائے جب تک تمام منتخب امیدواروں

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کو ایڈجسٹ نہ کر لیا جائے، یا پھر آئندہ بھرتی میں منتظر امیدواروں کی تعداد کے مطابق کمی کر دی جائے۔ صرف مندرجہ بالا نوٹیفکیشن پر انحصار کرتے ہوئے اس عدالت نے پریم پرکاش (اوپر) میں پہلے حوالہ کردہ مشاہدات کیے۔ مدعاعلیہ کی تقرری کو قابو کرنے والے ایسے کسی بھی قواعد کی عدم موجودگی میں، اس لیے ٹریبونل اعتراض شدہ حکم منظور کرنے میں جائز نہیں تھا۔

اگرچہ ہماری مذکورہ بحث اعتراض شدہ حکم کو کالعدم قرار دینے کے لیے کافی تھی، لیکن ہم نے -شنکراسن ڈیش کے معاملے (اوپر) میں اس عدالت کے مشاہدات کو مدنظر رکھتے ہوئے -ریلوے کے متعلقہ ریکارڈ کو طلب کیا اور اس بات کا پتہ لگانے کے لیے دیکھا کہ آیا ریلوے انتظامیہ نے مدعاعلیہ کے دعوے کو خارج کرنے میں من مانی طور پر کام کیا تھا اور، اس معاملے کے لیے، آیا تقرری امیدواروں کی تقابلی خوبیوں کے مطابق کی گئی تھی یا نہیں۔ ریکارڈ نہ صرف اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ ریلوے کی یہ دلیل کہ مدعاعلیہ کو فہرست میں سب سے نیچے رکھا گیا تھا، درست ہے بلکہ یہ بھی کہ تقرری امیدواروں کی تقابلی خوبیوں کے مطابق کی گئی ہے۔ اس لیے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مدعاعلیہ کے دعوے کو خارج کرنا من مانی یا امتیازی تھا۔

مذکورہ بحث کے لیے ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور ٹریبونل کے متنازعہ حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہو گا۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document